مولانا قائم الدین رحمۃ اللہ علیہ (علی پور)

امیر شریعت ـ محسن ملت

امیر شریعت کے صحیح حالات اور ان کے حقیقی کمالات اور اوصاف حمیدہ وہی لوگ بیان کر سکتے ہیں جن کو خود ان جیسا مقام کمال حاصل ہو

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوھری

مجھ جیسا آدمی حضرت امیر شریعت کے علم و عمل اور کمالات ظاہری و باطنی کو کیا عرض کر سکتا ہے۔ ایک شخص جو دریا کے کنارے کھڑا ہو اور کبھی دریا کے اندر قدم نہ رکھا ہو۔ جس کو کبھی دریا کے اندر غوطہ لگانے کی نوبت نہ آئی ہو۔ اس کو کیا پتہ کہ سمندر کے عمق اور گہرائی کا کیا مقام ہے۔ ہم ایسے تجربہ کار غواص کے متعلق کیا رائے قائم کر سکتے ہیں۔ جو اپنی ساری زندگی میں سمندر کی لہروں سے کھیلا ہو جو بڑے سے بڑے طوفانوں میں جہاز کا لنگر اٹھا دینے والا ہو۔ جس نے عمر بھر خطرناک طوفانوں کا مقابلہ کیا ہو۔ جس نے ہمیشہ سمندر میں غوطہ زن رہ کر موتی نکالے ہوں۔ حضرت امیر شریعت انسانیت کا پرتو کامل، سچے محب رسول تھے۔ پروانہ توحید، اور جاں نثار صحابہ رسول تھے۔ فدائی آل رسول ﷺ تھے۔ حضرت امیر شریعت کو انسانوں سے بے حد پیار تھا۔ انسانیت کی خیر خواہی اپنا فرض سمجھتے تھے۔ آپ عزم راسخ کے مالک تھے

فَاِذَا عَزَمتَ فَتَوَکَّل عَلَی اللّٰہ

پر پورے کاربند تھے۔

حضرت سے میری پہلی ملاقات ۱۹۳۸ء شہر جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں ہوئی۔ آپ کی ذات گرامی بے حد کشش اور جاذبیت کی مالک تھی۔ آنکھ میں جادو تھا۔ زباں میں شیرینی۔ کبیدہ خاطر لوگوں کو ایک لمحہ کے اندر گرویدہ بنانا حضرت کے لئے ادنیٰ بات تھی وہ دن ہے اور آج کا دن ہم حضرت کے دیوانے اور متوالے ہیں۔

حضرت امیر شریعت کے کمالات کو مؤرخ کبھی فراموش نہیں کر سکتا آزادیٔ وطن کی جدوجہد میں حضرت کو وہ مقام حاصل ہے جس کے تذکرے کا حق اداء نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ اتنی طویل داستاں ہے کہ ان حقائق کو ہم لکھنا شروع کر دیں تو بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے۔ نیز حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ملت پر یہ احسان عظیم ہے کہ انہوں نے علمائے کرام کو دین دار بنایا۔ علمائے امت کو حجروں سے نکال کر میدان جہاد میں لاکھڑا کیا۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہزاروں زبانیں تیار کیں۔ ملک کے چپہ چپہ میں خطیب تیار کئے۔

لاکھوں جوانوں کا لہو گرمایا۔ غرضیکہ حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ جیسا باکمال انسان میری نظر نے کبھی نہیں دیکھا نہ آئندہ زندگی میں ایسی پر عظمت شخصیت کی زیارت نصیب ہونے کی توقع ہے۔

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کے کلام پاک سے بے حد محبت تھی۔ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد متوالے تھے۔

عصمت انبیاء علیہم السلام کو جس انداز میں ملک کے اندر بیان کیا۔ اس کی مثال پیش کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ جیسے باکمال انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ صدیوں بعد جا کر ایسے انسان امت میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی موت بھی صدیوں خون کے آنسو رلایا کرتی ہے۔ موت کا آجانا ایک متعین امر ہے۔ موت سے مفر کی کوئی صورت نہیں۔ حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ سے قبل بڑے بڑے باکمال اکابر موت کی وادی میں اتر چکے ہیں۔ اور وہ خلا بھی ہزاروں برس تک پر نہیں ہو سکتا۔

مگر اصل بات یہ ہے کہ حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی موت ایسے دور میں واقع ہوئی جو زمانہ قحط الرجال اور فقدانِ کمال کا دور ہے اگر ہمیں حضرت کا مثل یا قائم مقام نظر آتا تو یقیناً اتنا صدمہ اور رنج نہ ہوتا۔

افسوس کہ حضرت کا کوئی قائم مقام نظر نہیں آتا۔ قحط الرجال کے زمانے میں حضرت امیر شریعت کی موت ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ عرصہ دراز تک یہ خلاء پر نہیں ہو سکتا۔ افسوس ہم نے اپنے ہاتھوں بے مثال خطیب، مجاہد اعظم، عالم باعمل اور پیکر انسانیت کو سپرد خاک کر دیا۔ سرزمین ملتان تجھ کو مبارکباد ہو تیرے اندر وہ مرد غیور اور مرد مجاہد دفن کیا گیا جسکی مثال صدیوں تک نہ مل سکے گی۔

ہر ایک تبرزن کو شکاری نہیں کہتے
ہر ایک جو پڑھ لے اسے قاری نہیں کہتے
ہر ایک فقیہ شافعی و نعمان نہیں ہوتا۔۔! ہر واعظ و ناصح کو بخاری نہیں کہتے

سیاست

سارے قرآن میں "پالیٹکس" کے مفہوم میں سیاست کا لفظ نہیں۔ ہاں، میں جانتا ہوں! اس کے معنی "مکر" کے ہیں اور یہ فرنگی مقامروں کی ایجاد ہے۔ جس کا مطلب ہی فریب دہی ہے۔ سیاسئین کے وعدے پورا ہونے کے لئے نہیں بلکہ ٹالنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ان بد بختوں کے دل پر خدا کے سوا ہر شے کا خوف غالب ہے۔

میں نے لفظِ سیاست سے زیادہ شریر لفظ نہیں دیکھا۔ یہ خدع و فریب کے ایک ایسے اجتماعی کاروبار کا نام ہے جس سے بابو لوگ اغراض کی دکان چمکاتے ہیں۔

اس دور میں سیاست کا مطلب "فتنہ خیزی"، "فتنہ پروری" اور "فتنہ انگیزی" ہے۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری)